رسائل و مسائل

این، آئی، ٹی یونٹس

سوال:- کسی زمانے میں تحریک اسلامی کے رہنما ...... نے رحیم یار خاں میں فرمایا تھا کہ گورنمنٹ نے ان کو سود سے پاک کر دیا ہے۔ اب میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کی وضاحت فرما دیں کہ این آئی ٹی یونٹ کا کام اب بھی سود سے پاک ہے۔ کیا میں تحریک اسلامی کے کارکن کی حیثیت سے ان کو خرید سکتا ہوں یا اس میں سودی کاروبار کا اندیشہ ہے۔

جواب:- آپ کا استفسار در بارۂ خریداری این، آئی، ٹی، یونٹ جناب قاضی حسین احمد صاحب امیر جماعتِ اسلامی کو موصول ہوا تھا جو انہوں نے برائے جواب میرے سپرد فرما دیا تھا۔ اس ادارے کے مختصر مطبوعہ اعلانات اور تعارفی لٹریچر وغیرہ میں یہی درج ہوتا ہے کہ یہ ادارہ سود سے پاک منافع تقسیم کرتا ہے۔ لیکن اس دعوے کی تصدیق کے لیے ضروری تھا کہ اس کی بیلنس شیٹ اور مفصل سالانہ رپورٹ بھی دیکھ لی جائے۔ اس رپورٹ کے حصول میں تاخیر ہوگئی جس کے باعث آپ کے استفسار کا جواب بروقت تحریر نہ ہو سکا۔ اب این، آئی، ٹی کی ۱۹۸۶ء کی سالانہ مطبوعہ رپورٹ دستیاب ہوئی ہے، جس کے مطالعے سے درج ذیل معلومات فراہم ہوئی ہیں:

۱۔ اس ادارے میں جمع شدہ سرمایے کا ۸۳/۱ فیصد مختلف بنکوں اور سودی مالیاتی اداروں (الائیڈ بنک، حبیب بنک، مسلم کمرشل بنک، نیشنل بنک EQUITY PARTICIPATION FUND وغیرہ) کے سودی حصص کی خریداری میں صرف ہوا ہے اور ان پر متعین فیصد سود

وصول کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کا نام منافع رکھ دیا گیا ہے)۔

۲۔ ادارے کے جملہ سرمایے کے ۳۹/۲ فیصد سے میوچل فنڈ سرٹیفکیٹ خرید سے گئے ہیں۔ یہ سرٹیفکیٹ آئی، سی پی فنڈ کی خریداری میں سرمایہ کاری کے نام پر حاصل ہوتے ہیں، جس میں بنکوں کے سودی حصص شامل ہیں۔

۳۔ پی، ٹی، سی (PARTICIPATION TERM CERTIFICATE) کے نام سے سرمایے کا ۴۳/۷ فیصد پی، ٹی، سی۔ تمسکات کی خریداری میں لگایا گیا ہے، مگر ان میں شراکت یا مضاربت کے شرعی اصول کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ سودی اضافے کا فقط نام بدل دیا گیا ہے۔

۴۔ مارک اپ سسٹم کے تحت سرمایے کا ۲۳/۷۰ فی صد مختلف صنعتی یا کاروباری اداروں میں لگایا گیا ہے۔ مارک اپ میں جس منافع کا اعلان کیا جاتا ہے اس کے لیے جواز کی دلیل ایک خاص قسم کے معاہدۂ خرید و فروخت سے فراہم کی جاتی ہے جسے فقہی اصطلاح میں بیع المرابحہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، مگر مارک اپ میں صاحب مال کو یہ معلوم تک نہیں ہوتا کہ اس کے سرمایے سے کیا چیز کس قیمت پر خریدی اور پھر بیچی جا رہی ہے۔ چہ جائیکہ وہ چیز اس کی ملک یا قبضے میں آئے اور وہ اسے نفع پر فروخت کی اجازت فریق ثانی (بنک یا کاروباری ادارے) کو دے۔ یہ ساری کارروائی بالکل جعلی اور فرضی حیلہ بازی ہوتی ہے، جو سود کی حرمت کو حلت میں بدلنے کے لیے کی جاتی ہے۔

۵۔ پی، ٹی سرٹیفکیٹ کی طرح تمسکات کی ایک دوسری قسم ہے جو ٹی، ایف، سی (ٹرم فنانس سرٹیفکیٹ) کے نام سے معروف ہے۔ ان تمسکات میں بھی نام کا فرق ہے ورنہ عملاً اور حقیقتاً ان میں اور سودی لین دین میں کوئی فرق و امتیاز نہیں ہے۔ ٹرم فنانس سرٹیفکیٹ کی خریداری میں این، آئی، ٹی کا ۴۹/۱ فی صد سرمایہ ۱۹۸۷ء میں لگایا گیا ہے۔

ان جملہ تفصیلات سے یہ امر ثابت ہے کہ این آئی، ٹی کے جمع کردہ سرمایے کا تقریباً ۲۹ فی صد اب بھی سودی کاروبار میں لگایا گیا ہے۔ لہٰذا اس ادارے کا یہ اعلان بالکل

غلط اور خلافِ واقعہ ہے کہ اس ادارے کی سرمایہ کاری سود سے پاک منافع کی ضامن ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ ٹرسٹ کے ڈائریکٹروں کی بڑی تعداد بنکوں اور سرمایہ داروں کے نمائندوں پر مشتمل ہے اور ٹرسٹی نیشنل بنک آف پاکستان ہے۔ چنانچہ میری تحقیق کے مطابق اس ادارے کے یونٹ خریدنا شرعاً جائز نہیں۔

اگر ہمارے بعض محترم بزرگوں اور علمائے کرام نے این، آئی، ٹی کے حصص کی خریداری کو جائز کہا تھا تو غالباً اس بنا پر تھا کہ اس ادارے کے منتظمین نے یہ اطمینان دلایا تھا کہ اس ادارے کے کاروبار میں جن سودی اجزا کی نشاندہی کی گئی تھی، ان کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

(غ - ع)

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے گذارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں، اُن کا خاص احترام ملحوظ رکھیں۔

(ادارہ)